

ہاتھوں ہاتھ پھوپھی سے صُلح کرلی

مع رشتے داروں کے ساتھ اچھے سُلوک کے فضائل



شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی دامت برکاتہم العالیہ



اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

ہاتھوں ہاتھ پھوپھی سے صلح کرلی

شیطٰن لاکھ سُستی دلائے مگر آپ یہ رسالہ (25صَفْحات) مکمَّل پڑھ لیجئے اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو مفید ترین معلومات ملیں گی۔

دُرُود شریف کی فضیلت
(صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد کی فضیلت)

حضرتِ سیِّدُنا ابُوالْمُظَفَّر محمد بن عبدُ اللّٰہ خَیّام سَمرقَندی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: میں ایک روز راستہ بھول گیا، اچانک ایک صاحِب نظر آئے اور اُنہوں نے کہا: ''میرے ساتھ آؤ۔'' میں ان کے ساتھ ہولیا۔ مجھے گُمان ہوا کہ یہ حضرتِ سیِّدُنا خِضَر عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہیں۔ میرے اِستِفسار (یعنی پوچھنے) پر اُنہوں نے اپنا نام خِضَر بتایا، ان کے ساتھ ایک اور بُزُرگ بھی تھے، میں نے ان کا نام دَریافت کیا تو فرمایا: یہ اِلیاس (عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) ہیں۔ میں نے عَرض کی: اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ پر رَحمت فرمائے، کیا آپ دونوں حضرات نے سرورِ کائنات، شَہَنْشاہِ موجودات، مَحبوبِ ربُّ الْاَرضِ وَالسَّمٰوٰت، احمدِ مُجتَبیٰ، مُحَمَّدِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زِیارت کی ہے؟ اُنہوں

نے فرمایا: ہاں۔میں نے عَرض کی: سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے سُنا ہوا ارشادِ پاک بتایئے تاکہ میں آپ سے رِوایت کرسکوں۔اُنہوں نے فرمایا کہ ہم نے رسولِ خُدا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو یہ فرماتے سُنا کہ جوشخص مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھے اُس کا دل نِفاق سے اِسی طرح پاک کیا جاتا ہے جس طرح پانی سے کپڑا پاک کیا جاتا ہے۔نیز جوشخص ''**صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد**'' پڑھتا ہے تو وہ اپنے اُوپر رَحمت کے 70 دروازے کھول لیتا ہے۔

(اَلْقَوْلُ الْبَدِیع ص۲۷۷،جَذْبُ الْقُلُوب ص۲۳۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ہاتھوں ہاتھ پُھوپھی سے صُلح کرلی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کل بات بات پرلوگ رِشتے داریاں کاٹ کر رکھ دیتے ہیں، لہٰذا آپس میں مَحبَّت کی فَضا قائم ہونے کی خواہش کی اچّھی نیّت کے ساتھ مزید ثواب کمانے کیلئے رِشتے داروں کے ساتھ حُسنِ سلوک کے ضِمن میں نیکی کی دعوت پیش کرتے ہوئے **مَدَنی پھول** پیش کرنے کی سَعی کرتا ہوں: حضرتِ سیِّدُنا ابوہُریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ ایک مرتبہ **سرکارِ مدینہ** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی احادیثِ مُبارَکہ بیان فرما رہے تھے،اِس دَوران فرمایا: ہر قاطِعِ رِحم (یعنی رِشتے داری توڑنے والا) ہماری مَحفل سے اُٹھ جائے۔ایک نوجوان اُٹھ کر اپنی پُھوپھی کے ہاں گیا جس سے اُس کا کئی سال پُرانا جھگڑا تھا، جب دونوں ایک دوسرے سے راضی ہو گئے تو اُس نوجوان سے پُھوپھی نے کہا: تم جا کر اس کا سبب پوچھو،

آخر ایسا کیوں ہوا؟ (یعنی سیِّدُ نا ابو ہُریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے اِعلان کی کیا حِکمت ہے؟) نوجوان نے حاضِر ہو کر جب پوچھا تو حضرتِ سیِّدُ نا ابو ہُریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ میں نے حُضُورِ اَنور صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے یہ سُنا ہے: ''جس قوم میں قاطِعِ رِحْم (یعنی رِشتے داری توڑنے والا) ہو، اُس قوم پر **اللہ** کی رَحمت کا نُزُول نہیں ہوتا۔'' (اَلزَّواجِرُ عَنِ اقتِرافِ الْکبائِر ج ۲ ص ۱۵۳)

ساس بَہُو میں صُلْح کا راز

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! پہلے کے مسلمان کس قَدَر خوفِ خدا رکھنے والے ہُوا کرتے تھے! خوش نصیب نوجوان نے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے ڈر کے سبب فوراً اپنی پُھوپھی کے پاس خود حاضِر ہو کر صُلْح (صُل۔ح) کی ترکیب کر لی۔ سبھی کو چاہئے کہ غور کریں کہ خاندان میں کس کس سے اَن بَن ہے جب معلوم ہو جائے تو اب اگر شَرْعی عُذر نہ ہو تو فوراً ناراض رِشتے داروں سے ''صُلْح و صفائی'' کی ترکیب شُروع کر دیں۔ اگر جُھکنا بھی پڑے تو بے شک رِضائے الٰہی کیلئے جُھک جائیں، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ سر بُلندی پائیں گے۔ **فرمانِ مصطفٰے** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰہِ رَفَعَہُ اللّٰہ۔ یعنی ''جو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کیلئے عاجزی کرتا ہے **اللہ** تَعَالٰی اُسے بُلندی عطا فرماتا ہے۔'' (شُعَبُ الْاِیمان ج ۶ ص ۲۷۶ حدیث ۸۱۴۰) اپنے گھروں اور مُعاشَرے (مُ۔عَا۔شَ۔رے) کو اَمْن کا گہوارہ بنانے کے لئے **دعوتِ اسلامی** کے مُشکبار مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے اور ہر ماہ کم از کم تین دن کیلئے **مَدَنی قافِلے** میں سنّتوں بھرا سفر کیجئے نیز **مَدَنی اِنْعامات** کے مطابِق زندگی گزاریئے۔ آپ کی ترغیب وتحریص

کے لئے ایک **مَدَنی بہار** پیش کرتا ہوں، چُنانچِہ **بابُ الْمدینہ** (کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے کہ طویل عرصے سے میری زَوجہ اور والِدہ یعنی **ساس بَہُو** میں خُوب ٹھَنی ہوئی تھی، نتیجۃً زوجہ **رُوٹھ** کر میکے جا بیٹھی۔ میں سخت پریشان تھا، سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ اِس مَسئلے (مَس۔ءَ۔لے) کو کیسے **حل** کروں۔ اَیسے میں دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ الْمدینہ کی جاری کردہ ''مَدَنی مُذاکرے'' کی VCD ''**گھر اَمْن کا گہوارہ کیسے بنے!**'' میرے ہاتھ آئی۔ موضوع دیکھا تو بڑی اُمّید کے ساتھ یہ VCD خُود بھی دیکھی اور اپنی والِدۂ محترمہ کو بھی دِکھائی اور ایک VCD اپنے سسرال بھی بھیج دی۔ میری والِدہ کو یہ VCD اتنی **پسند** آئی کہ اُنہوں نے اِسے دوبار دیکھا اور حیرت انگیز طور پر مجھ سے فرمانے لگیں: ''**چل بیٹا! تیرے سُسرال چلتے ہیں۔**'' میں نے سکون کا سانس لیا کہ لگتا ہے جو کام میں بھرپور اِنفرادی کوشش کے باوُجود نہ کرسکا وہ اس VCD نے کردیا۔ **میرے** سُسرال پہُنچ کر والِدہ صاحِبہ نے بڑی مَحَبَّت سے میری زَوجہ کو **منایا** اور اُسے واپَس گھر لے آئیں۔ دوسری جانب میری زَوجہ نے بھی **مُثْبت طرزِ عمل** کا مُظاہرہ کیا اور گھر پہنچنے کے بعد دوسرے ہی دن اپنی ساس (یعنی میری والِدہ) سے کہنے لگیں: امّی جان! میرا کمرہ بَہُت بڑا ہے، جبکہ دیگر گھر والے جس کمرے میں رہتے ہیں وہ قدرے چھوٹا ہے، آپ میرا کمرہ لے لیجئے اور میں اُس چھوٹے کمرے میں رِہائش اختِیار کرلیتی ہوں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ ہمارا گھر جو **فتنے** اور فساد کا شکار تھا، دعوتِ اسلامی کی بَرَکت سے **اَمْن کا گہوارہ** بن گیا۔ (مَدَنی مُذاکرے کی مذکورہ

VCD ''گھر اَمن کا گہوارہ کیسے بنے''مکتبۃ المدینہ سے ہدِیَّۃً لی جاسکتی اور دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net پر دیکھی اور سنی جاسکتی ہے)

صِلَۂ رِحْمی کی تعریف

صِلَہ کے معنٰی ہیں: اِیْصَالُ نَوْعٍ مِّنْ اَنْوَاعِ الْاِ حْسَان ۔یعنی کسی بھی قسم کی بھلائی اور اِحسان کرنا۔(اَلزَّواجِر ج ۲ ص ۱۵۶) اور رِحْم سے مراد: قَرابت، رِشتہ داری ہے۔(لِسانُ العَرب ج۱ ص۱۴۷۹) ''بہارِشریعت''میں ہے: صِلَۂ رِحْم کے معنٰی: رِشتے کو جوڑنا ہے یعنی رِشتے والوں کے ساتھ نیکی اور سُلوک (یعنی بھلائی) کرنا۔ (بہارشریعت ج ۱۶ص ۵۵۸)

رِضائے الٰہی کے لیے رِشتے داروں کے ساتھ صِلَۂ رِحْمی اور ان کی بدسُلوکی پر انہیں درگزر کرنا ایک عظیم اَخلاقی خوبی ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے یہاں اس کا بڑا ثواب ہے۔

رِشتے داروں کے مالی و اَخلاقی حُقُوق ادا کیجئے

پارہ 15 سُوْرَۃُ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْل آیت نمبر 26 میں اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ ترجَمۂ کنز الایمان: اور رِشتے داروں کو ان کا حق دے۔ (پ ۱۵،بنی اسراءیل:۲۶)

صدرُ الاَ فاضِل حضرتِ عَلّامہ مولانا سیِّد محمد نعیم الدّین مُرادآبادی عَلَیہِ رَحْمۃُ اللہِ الھادِی ''خزائنُ العِرفان''میں اس آیتِ کریمہ کے تحت لکھتے ہیں: ان کے ساتھ صِلَۂ رِحْمی کر اور مَحبَّت اور میل جول اور خبرگیری اور موقع پر مدد اور حُسنِ مُعاشَرت۔ مسئلہ: اور اگر وہ محارِم (یعنی

ایسا قریبی رِشتے دار کہ اگر ان میں سے جس کسی کو بھی مَرد اور دوسرے کو عورت فرض کیا جائے تو نکاح ہمیشہ کے لیے حرام ہو جیسے باپ، ماں، بیٹا، بیٹی، بھائی، بہن، چچا، پُھوپھی، ماموں، خالہ، بھانجا، بھانجی وغیرہ) میں سے ہوں اور محتاج ہو جائیں تو ان کا خرچ اٹھانا یہ بھی ان کا حق ہے اور صاحبِ اِستِطاعت رِشتے دار پر لازِم ہے۔ (خزائن العرفان ص۵۳۰ مطبوعہ مکتبۃ المدینہ)

صِلَۂ رِحْمی کرنے کے 10 فائدے

حضرتِ سیِّدُنا فَقِیہ ابُواللَّیث سَمَرقَندی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں: صِلَۂ رِحْمی کرنے کے 10 فائدے ہیں: ❁ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا حاصل ہوتی ہے ❁ لوگوں کی خوشی کا سبب ہے ❁ فرشتوں کو مَسَرّت ہوتی ہے ❁ مسلمانوں کی طرف سے اس شَخْص کی تعریف ہوتی ہے ❁ شیطان کو اس سے رَنج پہنچتا ہے ❁ عُمْر بڑھتی ہے ❁ رِزْق میں بَرَکت ہوتی ہے ❁ فوت ہو جانے والے آباء واَجداد (یعنی مسلمان باپ دادا) خوش ہوتے ہیں ❁ آپس میں مَحبَّت بڑھتی ہے ❁ وفات کے بعد اس کے ثواب میں اِضافہ ہو جاتا ہے، کیونکہ لوگ اس کے حق میں دعائے خیر کرتے ہیں۔ (تَنبیہُ الغافِلین ص۷۳)

توڑتے نہیں، جوڑتے اور صِلَۂ رِحْمی کرتے ہیں

پارہ 13 سُوْرَۃُ الرَّعْد آیت نمبر 21 میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فرمان ہے:

وَالَّذِیْنَ یَصِلُوْنَ مَاۤ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖۤ اَنْ یُّوْصَلَ

ترجمۂ کنز الایمان: اور وہ کہ جوڑتے ہیں اُسے جس کے جوڑنے کا اللہ نے حکم دیا۔

صَدرُ الاَفاضِل حضرتِ علاّمہ مولانا سیِّد محمد نعیم الدّین مُرادآبادی عَلَیہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الہادِی ''خزائنُ العِرفان'' میں اس آیتِ کریمہ کے تحت لکھتے ہیں: یعنی اللہ کی تمام کتابوں اور اس کے کُل رسولوں پر ایمان لاتے ہیں اور بعض کو مان کر بعض سے مُنکِر ہو کر ان میں تفریق نہیں کرتے یا یہ معنیٰ ہیں کہ: حقوقِ قَرابت کی رعایت رکھتے ہیں اور رشتہ قَطع نہیں کرتے۔ اسی میں رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ واٰلہٖ وسلَّم کی قَرابتیں اور ایمانی قَرابتیں بھی داخل ہیں، سادات کرام کا احترام اور مسلمانوں کے ساتھ مُوَدّت (یعنی محبّت) و احسان اور ان کی مدد اور ان کی طرف سے مُدافعت اور اُن کے ساتھ شفقت اور سلام و دُعا اور مسلمان مریضوں کی عِیادت اور اپنے دوستوں، خادِموں، ہمسایوں (اور) سفر کے ساتھیوں کے حُقُوق کی رِعایت بھی اس میں داخِل ہے۔ (خزائن العرفان ص ٤٨٢ مطبوعہ مکتبۃ المدینہ)

بہترین آدمی کی خُصُوصِیّات

صاحبِ قراٰنِ مبین، مَحبوبِ ربُّ العٰلَمین، جنابِ صادِق و امین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ایک مرتبہ مِنْبرِ اقدس پر جلوہ فرما تھے کہ ایک صَحابی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے عَرض کی: ''یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم لوگوں میں سب سے اچّھا کون ہے؟'' فرمایا: لوگوں میں سے وہ شخص سب سے اچّھا ہے جو کثرت سے قراٰنِ کریم کی تِلاوت کرے، زیادہ مُتّقی ہو، سب سے زیادہ نیکی کا حکم دینے اور بُرائی سے مَنْع کرنے والا ہو اور سب سے زیادہ صِلۂ رِحمی (یعنی رِشتے داروں کے ساتھ اچّھا برتاؤ) کرنے والا ہو۔ (مُسندِ اِمام احمد ج ١٠ ص ٤٠٢ حدیث ٢٧٥٠٤)

تِلاوت، پرہیزگاری، نیکی کی دعوت اور صِلۂ رِحْمی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خوب ثواب لُوٹنے کی نیّت سے بیان کردہ حدیثِ مُبارَکہ کی روشنی میں کچھ ''نیکی کی دعوت'' پیش کرنے کی سعادت حاصِل کرتا ہوں۔ اِس رِوایت میں سب سے **اچھّے آدمی** کی چار خُصوصِیّات بیان کی گئی ہیں: (۱) بکثرت تِلاوت (۲) خوب پرہیزگاری (۳) سب سے زیادہ نیکی کی دعوت دینا اور بُرائی سے مُمانَعت کرنا اور (٤) رِشتے داروں سے حُسنِ سُلوک۔ واقِعی یہ چاروں نہایت ہی عُمدہ صِفات ہیں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نصیب کرے۔ اٰمین۔ ان چاروں کے فضائل مُلاحَظہ ہوں **﴿1﴾** حضرتِ سیِّدُنا ابوہُریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مَروی ہے کہ نبیِّ مکرم، نُورِ مُجَسَّم، رسولِ اکرم، شَہَنْشاہِ آدم و بنی آدم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: قِیامت کے دن قراٰن پڑھنے والا آئے گا تو قراٰن عرض کرے گا: **یارب** عَزَّوَجَلَّ! اِسے حُلَّہ (یعنی جنّت کا لباس) پہنا۔ تو اُسے **کرامت کا حُلَّہ** (یعنی بُزرگی کا جنّتی لباس) پہنایا جائے گا۔ پھر قراٰن عرض کرے گا: ''**یارب** عَزَّوَجَلَّ! اِس میں اضافہ فرما'' تو اسے **کرامت کا تاج** پہنایا جائے گا، پھر قراٰن عرض کرے گا: ''**یارب** عَزَّوَجَلَّ! اس سے **راضی** ہوجا'' تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اس سے راضی ہوجائے گا۔ پھر اس قراٰن پڑھنے والے سے کہا جائے گا: قراٰن پڑھتا جا اور جنّت کے دَرَجات طے کرتا جا اور ہر آیت پر اسے ایک نعمت عطا کی جائے گی۔ (تِرمِذی ج٤ ص٤١٩ حدیث ٢٩٢٤) **﴿2﴾** پرہیزگاروں کو آخِرت میں کامیابی کی نوِید (یعنی خوشخبری) سنائی گئی ہے چُنانچِہ پارہ 25 **سُوْرَۃُ الزُّخْرُف** آیت نمبر 35 میں ارشاد

ہوتا ہے: وَ الْاٰخِرَةُ عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِیْنَ ﴿۳۵﴾[۱] ترجَمۂ کنز الایمان : اور آخرت تمہارے رب کے پاس پرہیزگاروں کے لیے ہے۔ ﴿3﴾ حضرتِ سیِّدُنا کعبُ الْاَحبار رضی اللہ تعالٰی عنہ کا ارشاد ہے: ''جنّتُ الْفِردوس خاص اُس شخص کے لیے ہے جو اَمْرٌ بِالْمَعْرُوف وَنَهْیٌ عَنِ الْمُنْکَر کرے۔'' (یعنی نیکی کا حکم دے اور بُرائی سے مَنْع کرے)[۲] ﴿4﴾ فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلَّم ہے: جسے یہ پسند ہو کہ اُس کی عُمر اور رِزْق میں اِضافہ کر دیا جائے تو اُسے چاہئے کہ اپنے والِدَین کے ساتھ اچّھا برتاؤ کرے اور اپنے رِشتے داروں کے ساتھ صِلَۂ رِحْمی کیا کرے۔[۳]

عُمْر و رِزْق میں زیادَتی کے معنٰی

دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی ادارے مکتبۃُ الْمدینہ کی مطبوعہ 1197 صَفْحات پر مشتمل کتاب، ''بہارِ شریعت'' جلد 3 صَفْحہ 560 پر صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں: حدیث میں آیا ہے کہ ''صِلَۂ رِحْم سے عُمْر زیادہ ہوتی ہے اور رِزْق میں وُسعت (یعنی زیادَتی) ہوتی ہے۔'' بعض عُلَما نے اِس حدیث کو ظاہر پر حَمْل کیا ہے (یعنی حدیث کے ظاہری معنی ہی مُراد ہیں) یعنی یہاں قَضا مُعَلَّق مراد ہے کیونکہ قضا مُبرم ٹل نہیں سکتی۔[۴]

مدینہ

[۱]: پ ۲۵، الزخرف: ۳۵ [۲]: تَنبِیہُ الْمُغتَرِّین ص ۲۳۶ [۳]: اَلتَّرغِیب وَالتَّرهِیب ج ۳ ص ۲۱۷ حدیث ۱۶

[۴]: قَضا سے مُراد یہاں قسمت ہے۔ قضا کی اَقسام اور اس کے بارے میں تفصیلات جاننے کیلئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ بہارِ شریعت جلد اوّل صَفْحہ 14 تا 17 کا مطالعہ کیجئے، خُصُوصاً مجلس، المدینۃُ العلمیۃ کی طرف سے دیئے گئے حواشی بے مثال اور مُتَعدِّد وَساوِس کا علاج ہیں۔

اِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ فَلَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿۴۹﴾ (پ ۱۱، یونس: ۴۹) ترجمۂ کنز الایمان: جب ان کا وعدہ آئے گا تو ایک گھڑی نہ پیچھے ہٹیں نہ آگے بڑھیں۔

اور بعض (عُلَمائے کرام رَحِمَھُمُ اللہُ السَّلام) نے فرمایا کہ زیادتیٔ عُمر کا یہ مطلب ہے کہ مرنے کے بعد بھی اِس کا ثواب لکھا جاتا ہے گویا وہ اب بھی زندہ ہے یا یہ مُراد ہے کہ مرنے کے بعد بھی اس کا ذِکرِ خیر لوگوں میں باقی رہتا ہے۔ (رَدُّالمُحتار ج ۹ ص ۶۷۸)

دو فرامینِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ﴿۱﴾ جو **اللہ** اور قِیامت پر ایمان رکھتا ہے اُسے چاہیے کہ صِلۂ رِحْمی کرے (بخاری ج ٤ ص ۱۳٦ حدیث ٦۱۳۸) ﴿۲﴾ قِیامت کے دن **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے عَرش کے سائے میں تین قسم کے لوگ ہوں گے، (ان میں سے ایک ہے) صِلۂ رِحْمی کرنے والا۔ (اَلْفِردَوس بمأثور الْخِطاب ج ۲ ص ۹۹ حدیث ۲۵۲٦)

اُمُّ الْمؤمِنین حضرتِ زینب اور صِلۂ رِحْمی

اُمُّ الْمؤمِنین حضرتِ سیِّدتنا عائشہ صدّیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا فرماتی ہیں: میں نے حضرتِ زینب رضی اللہ تعالٰی عنہا سے زیادہ دین دار، زیادہ پرہیزگار، زیادہ سچّی، زیادہ صِلۂ رِحْمی اور زیادہ صَدَقہ کرنے والی کوئی عورت نہیں دیکھی۔ (مسلم ص ۱۳۲۵ حدیث ۲٤٤۲)

10 ہزار دِرہم رِشتے داروں کو بانٹ دیئے

امیرُ الْمُؤمِنین حضرت سیِّدنا عُمَر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اُمُّ الْمؤمِنین حضرتِ زینب رضی اللہ تعالٰی عنہا کی خدمت میں 10 ہزار دِرہم بھیجے تو انہوں نے یہ رقم اپنے

رِشتے داروں کو تقسیم کر دی۔ (اسد الغابۃ ج۷ص ۱٤۰ مُلَخَّصاً)

رِشتے داروں سے تعلُّق توڑنے سے بچئے

قراٰنِ پاک میں ارشادِ باری تعالٰی ہے:

وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ؕ ترجَمۂ کنز الایمان: اور اللہ سے ڈرو، جس کے نام پر مانگتے ہو اور رِشتوں کا لحاظ رکھو۔ (پ ٤، النّسآء: ۱)

اس آیتِ مبارکہ کے تحت ''تفسیرِ مَظْہری'' میں ہے: یعنی تم قَطْعِ رِحْمی (یعنی رِشتے داروں سے تعلُّق توڑنے) سے بچو۔ (تفسیرِ مظھری ج ۲ ص ۳)

جان بوجھ کر قَطْعِ رِحْمی کو جائز سمجھنا کُفْر ھے

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: رِشتہ کاٹنے والا جنّت میں نہیں جائے گا۔ (بُخاری ج ٤ ص ۹۷ حدیث ۵۹۸٤) حضرتِ عَلّامہ **علی قاری** عَلَیہِ رَحْمۃُ اللہِ البارِی اس حدیثِ پاک کے تَحْت لکھتے ہیں: اس سے مُراد یہ ہے کہ جو شَخْص بِغیر کسی سبب اور بِغیر کسی شُبہے اور قَطْعِ رِحْمی کے حرام ہونے کے عِلْم کے باوُجُود اسے حلال اور جائز سمجھتا ہو وہ کافِر ہے، ہمیشہ جہنَّم میں رہے گا اور جنّت میں نہیں جائے گا، یا یہ مُراد ہے کہ پہلے جانے والوں کے ساتھ جنّت میں نہیں جائے گا یا یہ مُراد ہے کہ عذاب سے نَجات پانے والوں کے ساتھ بھی نہیں جائے گا (یعنی پہلے سزا پائے گا پھر جائے گا)۔ (مِرقاۃ ج۷ تحت الحدیث ٤۹۲۲)

''تَفْہِیمُ الْبخاری'' میں ہے: اس میں اختِلاف نہیں کہ صِلَۂ رِحْمی واجب ہے اور اس

کو قطع کرنا کبیرہ گناہ ہے۔ صِلَۂ رِحْمی کے کچھ دَرَجات ہیں، کم از کم دَرَجہ یہ ہے کہ ناراضگی ترک کردے اور سلام و کلام سے صِلَہ (یعنی اچّھا سلوک) کرے، قدرت اور حاجت کے اِختِلاف سے صِلَہ (یعنی سُلوک) کی مختلف حالتیں ہیں، بعض حال میں صِلَۂ رِحْمی واجِب ہے اور بعض میں مُستَحَب ہے، اگر بعض حالات میں صِلَہ کیا اور پوری طرح نہ کیا تو اس کو قطعِ رِحْمی نہیں کہتے۔ (تفہیم البخاری ج۹ ص۲۲۱)

ایک معلوماتی فتوٰی ملاحظہ فرمایئے، فتاوٰی رضویہ جلد 13 صَفْحَہ 647 تا 648 پر ہے:

حقیقی بھائی کو یہ کہنا: ''تم میرے بھائی نہیں ہو''، کیسا؟

سُوال: اگر زید حقیقی بھائی بکر کو کسی سازِش سے ایک مجلس میں باآوازِ بلند کلمۂ طیبہ پڑھ کر کہے کہ: ''تم میرے بھائی نہیں ہو''، ایسی صورت میں زید پر بَمُوجبِ شَرْعِ شریف کچھ کفّارہ لازِم ہے؟ اگر ہے تو کیا و کس قدَر؟

جواب: اگر اُس کے بھائی نے اُس کے ساتھ کوئی مُعامَلہ خلافِ اُخُوَّت کیا جو بھائی بھائی سے نہیں کرتا تو اس پر اس کہنے میں اِلزام نہیں کہ اس نفی (یعنی انکار) سے نفیِ حقیقت (یعنی حقیقت سے انکار) مُراد نہیں ہوتی بلکہ نفیِ ثَمرہ (ہے یعنی بھائی ہونے کی وجہ سے جیسا سُلوک کرنا چاہئے ویسا سُلوک نہیں کیا) اور ایسا نہیں بلکہ بِلا وجہِ شَرْعی یوں کہا تو تین کبیروں کا مرتکب ہوا: (۱) کِذْبِ صریح (یعنی کُھلا جھوٹ) و (۲) قطعِ رِحْم (یعنی رِشتہ کاٹنا) و (۳) ایذائے مسلم، اس پر توبہ فرض ہے اور بھائی سے مُعافی مانگنی لازِم۔ واللہ تعالٰی اعلم۔

رِشتہ توڑنے والے کی موجودگی میں رَحْمت نہیں اُترتی

''طَبَرانی'' میں حضرتِ سیِّدُنا اَعْمَش رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ سے منقول ہے، حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللّٰہ ابنِ مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ ایک بار صُبح کے وَقْت مجلس میں تشریف فرما تھے، اُنہوں نے فرمایا: میں قاطِعِ رَحِم (یعنی رشتہ توڑنے والے) کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ وہ یہاں سے اُٹھ جائے تاکہ ہم اللہ تَعَالٰی سے مغفِرت کی دُعا کریں کیونکہ قاطِعِ رَحِم (یعنی رِشتہ توڑنے والے) پر آسمان کے دروازے بند رہتے ہیں۔ (یعنی اگر وہ یہاں موجود رہے گا تو رَحْمت نہیں اُترے گی اور ہماری دُعا قبول نہیں ہوگی) (اَلْمُعْجَمُ الْکبیر ج ۹ ص ۱۵۸ رقم ۸۷۹۳)

ناراض رِشتے داروں سے صُلح کرلیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جو ذرا ذرا سی باتوں پر اپنی بہنوں، بیٹیوں، پھوپھیوں، خالاؤں، ماموؤں، چچاؤں، بھتیجوں، بھانجوں وغیرہ سے قَطْعِ رِحْمی کر لیتے ہیں، ان لوگوں کے لیے بیان کردہ حدیثِ پاک میں عبرت ہی عبرت ہے۔ میری مَدَنی اِلتجا ہے کہ اگر آپ کی کسی رِشتے دار سے ناراضی ہے تو اگرچہ رِشتے دار ہی کا قصور ہو صُلح کیلئے خود پَہَل کیجئے اور خود آگے بڑھ کر خندہ پیشانی کے ساتھ اُس سے مل کر تعلُّقات سنوار لیجئے۔

قَطْعِ رِحْمی کرنے والا مغفِرت سے محروم

فرمانِ مصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم:۔ پیر اور جمعرات کو اللہ تعَالٰی کے حُضُور لوگوں کے اعمال پیش ہوتے ہیں،، تو اللہ عَزَّوَجَلَّ آپس میں عداوت رکھنے اور قَطْعِ رِحْمی کرنے والوں کے

علاوہ سب کی مغفِرت فرما دیتا ہے۔ (اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیر لِلطَّبَرانی ج۱ ص۱۶۷ حدیث۴۰۹)

اَمانت اور صِلۂ رِحْمی کی شکایت پر پکڑ ہو گی

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: ''اَمانت اور صِلۂ رِحمی کو بھیجا جائے گا تو وہ پُل صِراط کے دائیں اور بائیں جانب کھڑی ہوجائیں گی۔'' (مُسلِم ص۱۲۷ حدیث۳۲۹) **مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت** حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیہِ رَحْمَۃُ الْحَنّان اس حدیثِ پاک کے تَحت فرماتے ہیں: یہ ان دونوں وصفوں کی انتہائی تعظیم ہوگی کہ ان دونوں کو پُل صِراط کے آس پاس کھڑا کیا جاوے گا شَفاعت اور شکایت کے لیے، کہ ان کی شَفاعت پر نَجات، ان کی شکایت پر پکڑ ہوگی۔ اس فرمان عالی سے معلوم ہوا کہ انسان اَمانت داری اور رِشتے داروں کے حُقُوق کی ادائیگی ضَرور اختیار کرے کہ ان دونوں میں کوتاہی کرنے پر سخت پکڑ ہے مگر ان کی شَفاعت پر دوزخ سے نَجات ہے ان کی شکایت پر وہاں گرتا ہے۔ (مراۃ المناجیح ج۷ ص۴۲۴)

تعلّقات توڑنے کی سزا (حکایت)

حضرتِ سیِّدُنا فَقِیہ ابُواللَّیث سَمَرقَندی عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی ''تَنبِیہُ الْغافِلِین'' میں نَقْل کرتے ہیں، حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن سُلَیم رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: مکّۂ مکرّمہ زادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّ تَعظِیمًا میں ایک نیک شَخْص خُراسان کا رہنے والا تھا، لوگ اس کے پاس اپنی اَمانتیں رکھتے تھے، ایک شخص اس کے پاس دس ہزار اشرفیاں اَمانت رکھوا کر اپنی کسی ضَرورت سے سفر میں چلا گیا، جب وہ واپس آیا تو خُراسانی فوت ہو چکا تھا، اس کے اہل وعِیال سے اپنی

اَمانت کا حال پوچھا: توانہوں نے لاعلمی ظاہر کی، اَمانت رکھنے والے نے عُلَمائے مکّہ ٔمکرّمہ سے پوچھا کہ مجھے کیا کرنا چاہئے؟ انہوں نے کہا: ''ہم اُمّید کرتے ہیں کہ وہ خُراسانی جنّتی ہوگا، تم ایسا کرو کہ آدھی یا تہائی رات گزرنے کے بعد زَمزم کے کنویں پر جا کراُس کا نام لے کرآواز دینا اوراُس سے پوچھنا۔'' اس نے تین راتیں ایسا ہی کیا، وہاں سے کوئی جواب نہ ملا، اُس نے پھر جا کران عُلَماء کرام کو بتایا، انہوں نے ''اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْن'' پڑھ کر کہا: ''ہمیں ڈر ہے کہ وہ شاید جنّتی نہ ہو،'' تم یَمَن چلے جاؤ وہاں بُرہُوت نامی وادی میں ایک کنواں ہے، اس پر پَہُنچ کراسی طرح آواز دو، اس نے ایسا ہی کیا تو پہلی ہی آواز میں جواب ملا کہ میں نے اس کو گھر میں فُلاں جگہ دَفْن کیا ہے اور میں نے اپنے گھر والوں کے پاس بھی اَمانت کو نہیں رکھا، میرے لڑکے کے پاس جاؤ اوراس جگہ کو کھودو تمہیں مل جائے گا چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا اور مال مل گیا۔ میں نے اس سے دریافت کیا کہ تُو تو بَہُت نیک آدمی تھا تو یہاں پَہُنچ گیا؟ وہ بولا: میرے کچھ رِشتے دار خُراسان میں تھے جن سے میں نے قَطْعِ تعلّق (یعنی رِشتہ توڑ) کررکھا تھا اسی حالت میں میری موت آگئی اس سبب سے اللہ عزَّوَجَلَّ نے مجھے یہ سزادی اوراس مقام پر پہنچا دیا۔ (تنبیہ الغافلین ص۷۲ مُلَخّصاً)

کن رِشتے داروں سے صِلَہ واجِب ہے؟

دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی ادارے مکتبۃُ الْمدینہ کی مطبوعہ 1196 صَفْحات پر مشتمل کتاب، ''**بہارِشریعت**'' جلد 3 صَفْحَہ 558 تا 559 پر ہے: **جن** رِشتے والوں کے

ساتھ صِلَہ (رِحْم) واجِب ہے وہ کون ہیں؟ **بعض عُلَما** نے فرمایا: وہ **ذُو رِحْم مَحْرَم** ہیں اور **بعض** نے فرمایا: اس سے مُراد ذُو رِحْم ہیں، مَحْرَم ہوں یا نہ ہوں۔ اور ظاہر یِہی قولِ دُوُم ہے، **اَحادیث** میں مُطْلَقاً (یعنی بِغیر کسی قید کے) رِشتے والوں کے ساتھ صِلہ (یعنی سُلوک) کرنے کا حکم آتا ہے، قرآنِ مجید میں مُطْلَقاً (یعنی بِلا قید) ذَوِی الْقُربٰی (یعنی قَرابت والے) فرمایا گیا مگر یہ بات ضَرور ہے کہ رِشتے میں چُونکہ مختلف دَرَجات ہیں (اسی طرح) صِلَۂ رِحْم (یعنی رشتے داروں سے حُسنِ سُلوک) کے دَرَجات میں بھی تفاوُت (یعنی فرق) ہوتا ہے۔ والِدَین کا مرتبہ سب سے بڑھ کر ہے، ان کے بعد ذُو رِحْم مَحْرَم کا، (یعنی وہ رِشتے دار جن سے نَسبی رِشتہ ہونے کی وجہ سے نکاح ہمیشہ کیلئے حرام ہو) ان کے بعد بَقِیَّہ رشتے والوں کا علٰی قَدرِ مَراتِب۔ (یعنی رشتے میں نزدیکی کی ترتیب کے مطابِق) (رَدُّالْمُحتار ج ۹ ص ۶۷۸)

”ذُو رِحْم مَحْرَم“ اور ”ذُو رِحْم“ سے مُراد؟

مُفَسِّر شَہیر، حکیمُ الْاُمَّت، حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان **سُورَۃُ الْبَقَرۃ** کی آیت 83 **وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا وَّذِی الْقُرْبٰی** ”ترجمۂ کنزالایمان: اور ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرو اور رِشتہ داروں سے۔“ کے تَحت ”تفسیرِ نعیمی“ میں لکھتے ہیں: اور **قُربٰی** بمعنی قَرابَت ہے یعنی اپنے اہلِ قَرابَت کے ساتھ اِحسان کرو، چونکہ اہلِ قرابَت کا رِشتہ ماں باپ کے ذرِیعے سے ہوتا ہے اور ان کا اِحسان بھی ماں باپ کے مقابلے میں کم ہے اِس لیے ان کا حق بھی ماں باپ کے بعد ہے، اس جگہ بھی چند ہدایتیں ہیں: **پہلی**

ہدایت: ذِی الْقُرْبٰی وہ لوگ ہیں جن کا رِشتہ بذریعے ماں باپ کے ہو جسے ''ذِی رَحْم'' بھی کہتے ہیں، یہ تین طرح کے ہیں: **ایک باپ کے قرابت دار** جیسے دادا، دادی، چچا، پُھوپھی وغیرہ، **دوسرے ماں کے** جیسے نانا، نانی، ماموں، خالہ، اَخیافی (یعنی جن کا باپ الگ الگ ہو اور ماں ایک ہو ایسے بھائی اور بہن کا) بھائی وغیرہ، **تیسرے دونوں کے قرابت دار** جیسے حقیقی بھائی بہن۔ ان میں سے جس کا رِشتہ قوی ہوگا اس کا حق مُقدَّم۔ **دوسری ہدایت:** اہلِ قرابت دو قسم کے ہیں **ایک** وہ جن سے نکاح حرام ہے، انہیں ذِی رَحْم مَحْرم (یعنی ایسا قریبی رِشتے دار کہ اگر ان میں سے جس کسی کو بھی مَرد اور دوسرے کو عورت فرض کیا جائے تو نکاح ہمیشہ کے لیے حرام ہو جیسے باپ، ماں، بیٹا، بیٹی، بھائی، بہن، چچا، پھوپھی، ماموں، خالہ، بھانجا، بھانجی وغیرہ) کہتے ہیں، جیسے چچا، پھوپھی، ماموں، خالہ وغیرہ۔ ضَرورت کے وَقْت ان کی خدمت کرنا فرض ہے نہ کرنے والا گنہگار ہوگا۔ **دوسرے** وہ جن سے نکاح حلال جیسے خالہ، ماموں چچا کی اَولاد ان کے ساتھ اِحسان وسُلوک کرنا سُنّتِ مُؤکّدہ ہے اور بَہُت ثواب لیکن ہر قرابت دار بلکہ سارے مسلمانوں سے اچّھے اَخلاق کے ساتھ پیش آنا ضَروری اور ان کو اِیذاء پہنچانی حرام۔ (تفسیر عزیزی) **تیسری ہدایت:** سُسرالی دور کے رِشتے دار ذِی رَحْم نہیں، ہاں ان میں سے بعض مَحْرم ہیں جیسے ساس اور دودھ کی ماں، بعض مَحْرم بھی نہیں، ان کے بھی حُقُوق ہیں یہاں تک کہ پڑوسی کے بھی حق ہیں مگر یہ لوگ اس آیت میں داخِل نہیں کیونکہ یہاں رِحمی اور رِشتے والے مُراد

ہیں۔ (تفسیر نعیمی ج ا ص ٤٤٧)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

''حُسنِ سُلوک'' کے سات حُرُوف کی نسبت سے صِلۂ رِحْمی کے 7 مَدَنی پھول

دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی ادارے مکتبۃُ الْمدینہ کی مطبوعہ 1197 صَفْحات پر مشتمل کتاب، ''**بہارِ شریعت**'' جلد 3 صَفْحہ 559 تا 560 پر سے ''**حُسنِ سُلوک**'' کے سات حُرُوف کی نسبت سے سات **مَدَنی پھول** قبول فرمایئے:

﴿1﴾ کس رِشتے دار سے کیا برتاؤ کرے

اَحادیث میں مُطْلَقاً (یعنی بغیر کسی قید کے) رِشتے والوں کے ساتھ صِلَہ (یعنی سُلوک) کرنے کا حکم آتا ہے، قرآنِ مجید میں مُطْلَقاً (یعنی بلا قید) ذوِی الْقُربٰی (یعنی قرابت والے) فرمایا گیا مگر یہ بات ضَرور ہے کہ رِشتے میں چُونکہ مختلف دَرَجات ہیں (اسی طرح) صِلَۂ رِحْم (یعنی رشتے داروں سے حُسنِ سُلوک) کے دَرَجات میں بھی تفاوُت (یعنی فرق) ہوتا ہے۔ والِدَین کا مرتبہ سب سے بڑھ کر ہے، ان کے بعد ذُورِحْم مَحْرَم کا، (یعنی وہ رِشتے دار جن سے نَسبی رشتہ ہونے کی وجہ سے نکاح ہمیشہ کیلئے حرام ہو) ان کے بعد بَقِیّہ رشتے والوں کا علٰی قَدرِ مَراتِب۔ (یعنی رِشتے میں نزدیکی کی ترتیب کے مطابِق) (رَدُّالْمُحتار ج ۹ ص ٦٧٨)

فرمانِ مُصطَفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: بروزِ قیامت لوگوں میں سے میرے قریب تر وہ ہوگا جس نے دُنیا میں مجھ پر زیادہ درودِ پاک پڑھے ہونگے۔ (ترمذی)

﴿2﴾ رِشتے دار سے سُلوک کی صورتیں

صِلَۂ رِحْم (یعنی رِشتے داروں کے ساتھ سلوک) کی مختلف صورتیں ہیں، اِن کو ہَدِیّہ وتحفہ دینا اور اگر ان کو کسی بات میں تمہاری اِعانت (یعنی امداد) درکار ہو تو اِس کام میں ان کی مدد کرنا، انہیں سلام کرنا، ان کی ملاقات کو جانا، ان کے پاس اُٹھنا بیٹھنا، ان سے بات چیت کرنا، ان کے ساتھ لُطْف ومہربانی سے پیش آنا۔ (دُرَر، ج۱ ص۳۲۳)

﴿3﴾ پر دیس ہو تو خط بھیجا کرے

اگر یہ شخص پردیس میں ہے تو رِشتے والوں کے پاس خط بھیجا کرے، ان سے خط وکتابت جاری رکھے تاکہ بے تعلُّقی پیدا نہ ہونے پائے اور ہو سکے تو وطن آئے اور رِشتے داروں سے تعلُّقات تازہ کرلے، اِس طرح کرنے سے مَحَبَّت میں اِضافہ ہوگا۔ (رَدُّالْمُحتار ج۹ ص۶۷۸) (فون یا انٹرنیٹ کے ذَرِیعے بھی رابِطے کی ترکیب مُفید ہے)

﴿4﴾ پر دیس میں ہو، ماں باپ بلائیں تو آنا پڑے گا

یہ پردیس میں ہے والِدَین اِسے بُلاتے ہیں تو آنا ہی ہوگا، خط لکھنا کافی نہیں ہے۔ یوہیں والِدَین کو اس کی خدمت کی حاجت ہو تو آئے اور ان کی خدمت کرے، باپ کے بعد دادا اور بڑے بھائی کا مرتبہ ہے کہ بڑا بھائی بمَنزِلہ باپ کے ہوتا ہے، بڑی بہن اور خالہ ماں کی جگہ پر ہیں، بعض عُلَما نے چچا کو باپ کی مِثل بتایا اور حدیث: عَمُّ الرَّجُلِ صِنْوُ اَبِیْہِ (یعنی آدمی کا چچا باپ کی مِثل ہوتا ہے) سے بھی یہی مُستَفاد ہوتا (یعنی نتیجہ نکلتا) ہے۔ ان کے علاوہ

اَوروں کے پاس خط بھیجنا یا ہدِیّہ (یعنی تحفہ) بھیجنا کِفایت کرتا ہے۔ (رَدُّالْمُحتار ج۹ ص۶۷۸)

《5》 کس کس رِشتے دار سے کب کب ملے

رِشتے داروں سے ناغہ دے کر ملتا رہے یعنی ایک دن ملنے کو جائے دوسرے دن نہ جائے وعلٰی ھٰذَا الْقِیاس (یعنی اسی پر اندازہ لگا کر) کہ اس سے مَحَبَّت والفت زیادہ ہوتی ہے، بلکہ اَقْرِبا (یعنی قَرابَت داروں) سے جُمُعہ جُمُعہ ملتا رہے یا مہینے میں ایک بار اور تمام قبیلہ اور خاندان کو ایک (یعنی مُتَّحِد) ہونا چاہیے، جب حق ان کے ساتھ ہو (یعنی وہ حق پر ہوں) تو دوسروں سے مقابلہ (مُقا۔بَ۔لہ) اور اظہارِ حق میں سب مُتَّحِد ہو کر کام کریں۔ (دُرَر، ج۱ ص ۳۲۳)

《6》 رِشتے دار حاجت پیش کرے تو رَدّ کر دینا گناہ ہے

جب اپنا کوئی رشتے دار کوئی حاجت پیش کرے تو اُس کی حاجت روائی کرے، اس کو رَدّ کر دینا قَطْعِ رِحْم (یعنی رِشتہ توڑنا) ہے۔ (ایضاً) (یاد رہے! صِلَۂ رِحْم واجِب ہے اور قَطْعِ رِحْم حرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے)

《7》 صِلَۂ رِحْم یہ ہے کہ وہ توڑے تب بھی تم جوڑو

صِلَۂ رِحْمی (رِشتے داروں کے ساتھ اچّھا سُلوک) اِسی کا نام نہیں کہ وہ سُلوک کرے تو تم بھی کرو، یہ چیز تو حقیقت میں مُکافاۃ یعنی اَدلا بدلا کرنا ہے کہ اُس نے تمہارے پاس چیز بھیج دی تم نے اُس کے پاس بھیج دی، وہ تمہارے یہاں آیا تم اُس کے پاس چلے گئے۔ حقیقتاً صِلَۂ رِحْم (یعنی کامل دَرَجے کا رِشتے داروں سے حُسنِ سُلوک) یہ ہے کہ وہ کاٹے اور تم جوڑو، وہ تم

فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: شبِ جمعہ اور روزِ جمعہ مجھ پر درود کی کثرت کرلیا کرو جوایسا کریگا قیامت کے دن میں اسکا شفیع وگواہ بنوں گا۔ (شعب الایمان)

سے جُدا ہونا چاہتا ہے، بے اِعْتِنائی (بے۔اِع۔تے۔نائی۔یعنی لاپرواہی) کرتا ہے اور تم اُس کے ساتھ رشتے کے حُقُوق کی مُراعات (یعنی لحاظ ورعایت) کرو۔ (رَدُّالْمُحتار ج ۹ ص ۶۷۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حُسنِ ظَن رکھنے کا طریقہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مذکورہ ساتوں **مَدَنی پھول** نہایت توجُّہ کے قابل ہیں، بالخصوص ساتویں **مَدَنی پھول** جس میں ''اَدلے بَدلے'' کا ذِکر ہے اس کے بارے میں عَرض ہے کہ آج کل عموماً یہی ''اَدلا بَدلا'' ہو رہا ہے۔ ایک رِشتے دار اگر اِس کو شادی کی دعوت دیتا ہے جبھی یہ اُس کو دیتا ہے اگر وہ نہ دے تو یہ بھی نہیں دیتا۔ اگر اُس ایک نے اِس کو زیادہ اَفراد کی دعوت دی اور یہ اگر اُس کو کم اَفراد کی دعوت دے تو اِس کا ٹھیک ٹھاک نوٹس لیا جاتا، خوب تنقیدیں اور غیبتیں کی جاتی ہیں۔ اِسی طرح جو رِشتے دار اِس کے یہاں کسی تقریب میں شرکت نہیں کرتا تو یہ اُس کے یہاں ہونے والی تقریب کا بائیکاٹ کر دیتا ہے اور یوں فاصِلے مزید بڑھائے جاتے ہیں۔ حالانکہ کوئی ہمارے یہاں شریک نہ ہوا ہو تو اُس کے بارے میں اچّھا گُمان رکھنے کے کئی پہلو نکل سکتے ہیں، مثلاً وہ نہ آنے والا بیمار ہو گیا ہوگا، بھول گیا ہوگا، ضَروری کام آپڑا ہوگا، یا کوئی سخت مجبوری ہوگی جس کی وضاحت اس کے لئے دشوار ہوگی وغیرہ۔ وہ اپنی غیر حاضِری کا سبب بتائے یا نہ بتائے، ہمیں **حُسنِ ظَن** رکھ کر ثواب کمانا اور جنَّت میں جانے کا سامان کرتے رہنا چاہئے۔ چُنانچِہ **فرمانِ مصطفٰے** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: **حُسْنُ الظَّنِّ مِنْ**

حُسْنِ الْعِبَادَۃِ۔ یعنی حُسنِ ظَن عُمدہ عِبادت سے ہے۔ (ابوداوٗد ج٤ ص٣٨٨ حدیث ٤٩٩٣)

مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیہِ رَحمَۃُ الحَنّان اِس حدیثِ پاک کے مختلف مَطالب بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: یعنی مسلمانوں سے اچھا گُمان کرنا، ان پر بدگُمانی نہ کرنا یہ بھی اچھّی عبادات میں سے ایک عبادت ہے۔ (مِراٰۃُ المَناجِیح ج٦ ص٦٢١)

جنَّت کا مَحَل اس کو ملے گا جو...

بِالفرض ہمارا رِشتے دار سُستی کے سبب یا کسی بھی وجہ سے جان بوجھ کر ہمارے یہاں نہیں آیا یا ہمیں اپنے یہاں مَدْعُو نہیں کیا بلکہ اس نے کُھلَّم کُھلّا ہمارے ساتھ بدسُلوکی کی تب بھی ہمیں بڑا حوصلہ رکھتے ہوئے تعلُّقات برقرار رکھنے چاہئیں، حضرتِ سیِّدُنا اُبَـی بِن کَعب رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ سلطانِ دو جہان، شَہَنْشاہِ کون ومکان، رَحْمتِ عالمیان صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عظیم الشان ہے: جسے یہ پسند ہو کہ اُس کے لیے (جنّت میں) مَحَل بنایا جائے اور اُس کے دَرَجات بُلند کیے جائیں، اُسے چاہیے کہ جو اُس پرظُلْم کرے یہ اُسے معاف کرے اور جو اُسے محروم کرے یہ اُسے عطا کرے اور جو اُس سے قَطْعِ تعلُّق کرے یہ اُس سے ناطہ (یعنی تعلّق) جوڑے۔ (اَلْمُستَدرَك لِلْحاکِم ج٣ ص١٢ حدیث ٣٢١٥)

دشمنی چھپانے والے رِشتے دار کو صَدَقہ دینا افضل ترین ہے

بہرحال کوئی ہمارے ساتھ حُسنِ سُلوک کرے یا نہ کرے ہمیں حُسنِ سُلوک جاری رکھنا چاہئے۔ "مُسندِ اِمام اَحمدبن حَنْبل" کی حدیثِ پاک میں ہے: اِنَّ اَفْضَلَ

اَلصَّدَقَۃِ الصَّدَقَۃُ عَلٰی ذِی الرَّحِمِ الْکَاشِحِ ۔ یعنی بے شک افضل ترین صدقہ وہ ہے جو دشمنی چُھپانے والے رِشتے دار پر کیا جائے۔ (مُسندِ اِمام احمد بن حنبل ج۹ ص۱۳۸ حدیث۲۳۵۸۹)

رِشتے دار سے جب سخت دُکھ پہنچا

امیرُ الْمُؤمِنین حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صِدِّیق رضی اللہ تعالٰی عنہ کو اپنے خالہ زاد بھائی غریب و نادار و مہاجر اور بَدْری صَحابی حضرتِ سیِّدُنا مِسْطَح رضی اللہ تعالٰی عنہ جن کا آپ خرچ اٹھاتے تھے ان سے سخت رنج پہنچا اور وہ یہ کہ اُنہوں نے آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی پیاری بیٹی یعنی اُمُّ الْمُؤمِنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا پر تُہمت لگانے والوں کے ساتھ مُوافقت کی تھی، اِس پر آپ (رضی اللہ تعالٰی عنہ) نے خرچ نہ دینے کی قسم کھائی۔ اِس پر پارہ 18 سُوْرَۃُ النُّوْر کی آیت نمبر 22 نازِل ہوئی۔ وہ آیتِ مبارکہ یہ ہے:

وَلَا یَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ	ترجَمۂ کنزالایمان: اور قسم نہ کھائیں وہ جو تم میں
وَالسَّعَةِ اَنْ یُّؤْتُوْۤا اُولِی الْقُرْبٰى وَ	فضیلت والے اور گنجائش والے ہیں قَرابت والوں
الْمَسٰكِیْنَ وَالْمُهٰجِرِیْنَ فِیْ سَبِیْلِ	اور مسکینوں اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں
اللّٰهِ ﲪ وَلْیَعْفُوْا وَلْیَصْفَحُوْا ؕ اَلَا	کو دینے کی اور چاہئے کہ معاف کریں اور درگزریں
تُحِبُّوْنَ اَنْ یَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ ؕ	کیا تم اسے دوست نہیں رکھتے کہ اللہ تمہاری
وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۲۲﴾	بخشش کرے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

جب یہ آیت سیِّدِ عالم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے پڑھی تو حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صِدِّیق رضی اللہ تعالٰی عنہ نے کہا: بے شک میری آرزو ہے کہ اللہ (عَزَّوَجَلَّ) میری مغفرت

کرے اور میں مِسْطَح (رضی اللہ تعالٰی عنہ) کے ساتھ جو سُلوک کرتا تھا اُس کو کبھی موقوف (یعنی بند) نہ کروں گا چُنانچہ آپ (رضی اللہ تعالٰی عنہ) نے اس (مالی تعاوُن) کو جاری فرما دیا۔ اِس آیت سے معلوم ہوا کہ جو شخص کسی کام پر قَسَم کھائے پھر معلوم ہو کہ اُس کا کرنا ہی بہتر ہے تو چاہیے کہ اُس کام کو کرے اور قَسَم کا کفارہ دے، حدیثِ صحیح میں یہی وارِد ہے۔ مزید فرماتے ہیں: اس آیت سے حضرتِ صدّیقِ اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ کی فضیلت ثابت ہوئی، اس سے آپ کی عُلُوِّ شان و مَرتَبَت (یعنی رُتبے کی عَظَمت) ظاہر ہوتی ہے کہ **اللہ** تَعَالٰی نے آپ (رضی اللہ تعالٰی عنہ) کو (آیت قرانی میں) اُولُو الْفَضْل (یعنی فضیلت والا ارشاد) فرمایا۔ (خَزائِنُ العِرفان ص ٥٦٣)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم

بیاں ہو کس زَباں سے مرتبہ صِدّیقِ اکبر کا ہے یارِ غار محبوبِ خدا صِدّیقِ اکبر کا
مقامِ خوابِ راحت چین سے آرام کرنے کو
بنا پہلوئے محبوبِ خدا صِدّیقِ اکبر کا (ذوقِ نعت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

یہ رِسالہ پڑھ کر دوسرے کو دے دیجئے

شادی غمی کی تقریبات، اجتماعات، اَعراس اور جلوسِ میلاد وغیرہ میں مکتبۃُ المدینہ کے شائع کردہ رسائل اور مَدَنی پھولوں پر مشتمل پمفلٹ تقسیم کر کے ثواب کمائیے، گاہکوں کو بہ نیّتِ ثواب تحفے میں دینے کیلئے اپنی دُکانوں پر بھی رسائل رکھنے کا معمول بنائیے، اخبار فروشوں یا بچّوں کے ذَرِیعے اپنے مَحَلّے کے گھر گھر میں ماہانہ کم از کم ایک عدد سنّتوں بھرا رسالہ یا مَدَنی پھولوں کا پمفلٹ پہنچا کر نیکی کی دعوت کی دھومیں مچایئے اور خوب ثواب کمائیے۔



غمِ مدینہ، بقیع، مغفرت اور بے حساب جنّتُ الفردوس میں آقا کے پڑوس کا طالب

١٦ محرم الحرام ١٤٣٦ھ
10-11-2014

فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلَّم: شبِ جمعہ اور روزِ جمعہ مجھ پر کثرت سے درود پڑھو کیونکہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ (طبرانی)

فہرس

ماٰخذ و مراجع

کتاب	مطبوعہ	کتاب	مطبوعہ
قرانِ مجید		مرقاۃ	دارالفکر بیروت
تفسیرِ مظہری	ضیاء القرآن پبلی کیشنز مرکز الاولیاء لاہور	مراۃ المناجیح	ضیاء القرآن پبلی کیشنز مرکز الاولیاء لاہور
خزائن العرفان	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی	تفہیم البخاری	تفہیم البخاری پبلی کیشنز سردار آباد فیصل آباد
تفسیرِ نعیمی	مکتبہ اسلامیہ مرکز الاولیاء لاہور	اسد الغابۃ	داراحیاء التراث العربی بیروت
بخاری	دارالکتب العلمیۃ بیروت	القول البدیع	مؤسسۃ الریان بیروت
مسلم	دار ابن حزم بیروت	جذب القلوب	نوری بک ڈپو مرکز الاولیاء لاہور
ابوداود	داراحیاء التراث العربی بیروت	تنبیہ المغترّین	دارالمعرفۃ بیروت
ترمذی	دارالفکر بیروت	تنبیہ الغافلین	دارالکتب العلمیۃ بیروت
مسند امام احمد	دارالفکر بیروت	الزّواجر	دارالمعرفۃ بیروت
معجم کبیر	داراحیاء التراث العربی بیروت	درر	باب المدینہ کراچی
المستدرک	دارالمعرفۃ بیروت	ردّالمحتار	دارالمعرفۃ بیروت
الترغیب والترہیب	دارالکتب العلمیۃ بیروت	فتاوٰی رضویہ	رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیاء لاہور
الفردوس بماثور الخطاب	دارالکتب العلمیۃ بیروت	بہارِ شریعت	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

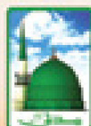
تنگ دستی سے بچنے کا نُسخہ اور جنّت کا خزانہ

دو فرامینِ مصطَفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم:

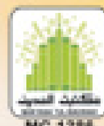
﴿1﴾ کوئی گھر والے ایسے نہیں کہ آپس میں صِلۂ رِحْمی (یعنی رشتے داروں کے ساتھ اچھا برتاؤ) کریں پھر محتاج (یعنی تنگ دست) ہو جائیں[1] ﴿2﴾ چار چیزیں جنّت کے خزانوں میں سے ہیں: صَدَقہ چُھپا کر دینا، مصیبت چُھپانا، صِلۂ رِحْمی کرنا اور لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہ کہنا۔[2]

[1]: الاحسان بترتیب صحیح ابن حبّان ج ۱ ص ۳۳۳ حدیث ۴۴۱

[2]: تاریخ بغداد ج ۳ ص ۴۰۴




ISBN 978-969-631-445-5
0125157



فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +923 111 25 26 92 Ext: 1284
Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net